سوال

میرے خاوند کا پہلی بیوی جسے وہ طلاق دے چکا ہے سے ایک بیٹا اور بیٹی ہے ، اور میری دو بیٹیاں ہیں ، میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے مہر مؤجل (بعد میں ادا کیا جانے والا مہر) میں اضافہ کرتے ہوئے (19) مثقال سونا کی بجائے (100) مثقال سونا کرے ، لیکن ہمارے ہاں عراق میں یہ فتوی دیا جاتا ہے کہ (19) مثقال سے زائد مہر مؤجل رکھنا جائز نہیں ، وگرنہ اس سے زائد سونے پر ہر سال زکاۃ ادا کرنا فرض ہوگی ، چاہے میں نے ابھی وہ لیا بھی نہ ہو ہمارے ہاں عراق میں باقی ماندہ مہر (مہر مؤجل) خاوند کی وفات کے بعد ہی حاصل کیا جاتا ہے ، کیا میرے لیے زیادہ کرنے کا حق ہے تا کہ اپنا حق محفوظ کر سکوں ؛ کیونکہ ہم ایک گھر کے علاوہ کسی اور چیز کے مالک نہیں ، مجھے خدشہ ہے کہ اللہ نہ کرے اگر میرے خاوند کو کچھ ہو گیا تو وہ مجھے گھر فروخت کر کے اس کی اولاد کا حصہ دینے پر مجبور کریں گے ، اس طرح میرے اور بیٹیوں کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

شریعت اسلامیہ میں مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ اس سے زائد اور کم نہ جائے ، چاہے مہر معجل یا غیر معجل ہو ، لیکن شریعت میں مہر کم رکھنے اور مہر میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" مہر زیادہ ہونے کی حد میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (160/39).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

" نکاح میں مہر ذکر کرنا نکاح کے ارکان میں سے کوئی رکن نہیں ہے ، اس لیے اگر کسی عورت کے ساتھ مہر ذکر کیے بغیر نکاح کر لیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا ، اور اس عورت کے لیے مہر مثل دینا واجب ہوگا ، کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں ہے ، بلکہ ہر وہ چیز جو قیمت ہو علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ مہر بن سکتی ہے "

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (53/19).

اس کے علاوہ مزید آپ زاد المعاد (178/5) اور سوال نمبر (10525) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں

دوم :

سوال نمبر (20154) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ اصل یہی ہے کہ عورت نے جتنے مہر کا نام لیا ہے مرد کو اس کا التزام کرنا ہوگا ، اور اگر وہ اس کے خلاف یا اس سے کم یا

زیادہ پر دونوں راضی ہوتے ہیں تو یہ جائز ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر کر لینے کے بعد آپس میں راضی ہو جاؤ النساء (24).

سوم :

سوال نمبر (84005) کے جواب میں بیان ہوا ہے کہ وہ مہر مؤجل جو عورت خاوند کی موت یا طلاق کی بنا پر علیحدگی کے بعد حاصل کرتی ہے پر زکاۃ نہیں؛ کیونکہ وہ حالت زوجیت میں مہر مؤجل کا مطالبہ نہیں کر سکتی، لیکن اگر وہ احتیاط کرتے ہوئے مہر لینے کے بعد ایک سال کی زکاۃ ادا کر دے تو یہ بہتر ہو گا

اوپر کی سطور میں بیان کردہ کی بنا پر اگر خاوند ایسا کرنے پر راضی ہوتا ہے تو انیس مثقال سے ایک سو مثقال مہر کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ مہر مؤجل اپنے قبضہ میں کرنے تک آپ پر زکاۃ نہیں ہوگی، جب آپ اپنے قبضہ میں کریں تو ایک سال کی زکاۃ ادا کر دیں

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ جب آپ کا مہر آپ کے علاقے کی لڑکیوں جیسا ہو تو آپ کے لیے اس مہر سے زیادہ طلب کرنے کا حق نہیں، لیکن اگر خاوند اپنی رضامندی و خوشی سے وہ ایسا کرنے پر تیار ہو، اور آپ اللہ پر توکل کرتے ہوئے معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں، کیونکہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ لوگوں کے حالات اور روزی کیسی ہوگی

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

182895